www.KitaboSunnat.com

غازی عزیر

حدیث و سنت

"کلمة الحکمة ضالة المؤمن فحیث وجدها فھو احق بھا"

"کلمۂ حکمت مومن کی متاع گم گشتہ ہے، پس جہاں بھی وہ اُسے پائے

(دوسروں کے مقابلہ میں اسے لینے کا) وہ زیادہ حقدار ہے"۔

مسلم یونیورسٹی علی گڑھ سے شائع ہونے والا اُردو ماہنامہ "تہذیب الاخلاق" مجریہ ماہ مئی ۱۹۸۸ء راقم کے پیش نظر ہے۔

شمارہ ہذا میں جناب مولوی شبیر احمد خاں غوری صاحب (سابق رجسٹرار امتحانات و فارسی بورڈ سرشتہ تعلیم الٰہ آباد، یو۔پی) کا ایک اہم مضمون زیر عنوان "اسلام اور سائنس" شائع ہوا ہے۔ آں موصوف کی شخصیت برصغیر کے اہل علم طبقہ میں خاصی معروف ہے۔ آپ کے تحقیقی مقالات اکثر برصغیر کے مشہور علمی رسائل و جرائد کی زینت بنتے رہتے ہیں۔ آں محترم نے پیشِ نظر مضمون کے ایک مقام پر بعض انتہائی "ضعیف" اور ساقطُ الاعتبار احادیث سے استدلال کیا ہے جو ایک محقق کی شان کے خلاف ہے، چنانچہ رقم طراز ہیں:(۱)

"اور رسول اکرم ﷺ نے اپنے پیروں کو جس طرح اللہ تعالیٰ کی عبادت اور نیکوکاری اختیار کرنے اور برائیوں سے بچنے کا حکم دیا ہے، اسی طرح ان کو یہ بھی حکم دیا ہے کہ خود کو اوصافِ حمیدہ سے متصف کریں اور ان اوصافِ حمیدہ کے چندن ہار میں واسطۃ العقد علم و حکمت ہے۔ لہٰذا رسول اکرم ﷺ نے اپنے پیروں کو حکم دیا کہ وہ علم حاصل کریں ہرچند کہ اس کے حاصل کرنے کے لئے انہیں انتہائی مشقت حتیٰ کہ اقصائے عالم کا سفر ہی کیوں نہ کرنا پڑے۔

"اطلبوا العلم ولو کان بالصین"

"علم تلاش کرو خواہ وہ چین (اقصائے عالم) ہی میں کیوں نہ دستیاب ہو۔"

پھر اس "حکمِ ناطق" کو مزید مؤکد بنانے کے لئے اسے "فریضہ" سے تعبیر کیا جس میں کسی کوتاہی یا تساہل کی گنجائش ہی نہیں ہے:

"طلب العلم فریضة علی کل مسلم و مسلمة"

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

"علم کو طلب کرنا ہر مسلمان مرد اور ہر مسلمان عورت پر فرض ہے۔"

یہی نہیں بلکہ آپ ﷺ نے فرمایا: "حکمتِ مومن کی متاع گم گشتہ ہے، جہاں ملے وہ دوسروں کے مقابلے میں اسے لے لینے کا زیادہ حقدار ہے:

"كلمة الحكمة ضالة المؤمن اينما وجدها فهو احق بها۔"

شمعِ رسالت کے پروانوں کو اس حکم کی تعمیل میں کیا پس و پیش ہو سکتا تھا، لہٰذا زیادہ عرصہ نہ گزرا تھا کہ امتِ مسلمہ علم و حکمت کے خزانوں کی امین ہو گئی"۔

افسوس کہ آں محترم کی بیان کردہ یہ تینوں احادیث، انتہائی ضعیف اور قطعاً ناقابل اعتبار ہیں، پہلی دونوں احادیث پر راقم کا ایک طویل تحقیقی مضمون سہ ماہی مجلّہ جامعہ ابراہیمیہ [۲] سیالکوٹ (پاکستان) میں تقریباً دس سال قبل شائع ہو چکا ہے۔ دوبارہ مجلس التحقیق الاسلامی، لاہور نے اپنے موقر علمی ماہنامہ "محدث" میں [۳] اسی مضمون کو بالاقساط شائع کر رہی ہے۔ شائقین کے لئے یہ مضمون بھی لائق مراجعت ہے۔ زیر نظر مضمون میں محترم جناب غوری صاحب کی بیان کردہ تیسری حدیث "كلمة الحكمة ..... الخ"۔ اور اس کے جملہ طُرق پر علمی بحث پیش کی جاتی ہے تاکہ واضح ہو جائے کہ عندالمحدثین اس روایت کا کیا مقام و مرتبہ ہے۔

اس حدیث کو امام ترمذیؒ نے اپنی "جامع" [۴] کے "ابواب العلم" میں، ابن ماجہؒ نے اپنی سنن [۵] کی "كتاب الزهد" میں، بیہقیؒ نے "مدخل" میں اور عسکریؒ نے بطریق ابراہیم بن الفضل عن سعید المقبری عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ مرفوعاً روایت کیا ہے۔

خطیب تبریزیؒ نے اس حدیث کو "مشكوة المصابيح" [۶] میں، علامہ سخاویؒ نے "المقاصد الحسنة في بيان كثير من الاحاديث المشتهرة [۷]" میں، امام ابن الجوزیؒ نے العلل المتناهية في الأحاديث الواهية [۸] میں، ملا علی قاری حنفیؒ نے "الاسرار المرفوعة في الاخبار الموضوعة" [۹] میں، علامہ محمد اسماعیل عجلونی الجراحیؒ نے "كشف الخفاء و مزيل الالباس عما اشتهر من الاحاديث على ألسنة الناس" [۱۰] میں، علامہ محمد درویش حوت البیروتیؒ نے "أسنى المطالب في احاديث مختلفة المراتب" [۱۱] میں علامہ شیبانی اثریؒ نے "تمييز الطيب من الخبيث فيما يدور على ألسنة الناس من الحديث" [۱۲] میں، امام ابن حبانؒ نے "كتاب المجروحين" [۱۳] میں، امام عقیلیؒ نے "الضعفاء الكبير" [۱۴] میں، علامہ جلال الدین سیوطیؒ نے "الدرر المنتشرة" [۱۵] اور جامع الصغیر میں، علامہ قضاعیؒ نے "مسند الشهاب" میں، بیہقیؒ نے "مدخل" میں، عسکریؒ

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور علامہ شیخ محمد ناصرالدین الالبانی حفظہ اللہ نے "ضعیف الجامع الصغیر و زیادتہ" وغیرہ میں معمولی حک و اضافہ [17] کے ساتھ وارد کیا ہے۔

اس حدیث کو روایت کرنے کے بعد خود امام ترمذیؒ فرماتے ہیں: "ھذا حدیث غریب، لا نعرفه الا من ھذا الوجه وابراھیم بن الفضل المخزومی ضعیف فی الحدیث" [17] امام ابن الجوزیؒ بھی فرماتے ہیں کہ "یہ حدیث صحیح نہیں ہے"۔ [18] اس روایت کی سند میں ایک مجروح راوی "ابراہیم بن الفضل المخزومی المدنی" موجود ہے، جس کے متعلق ابن معینؒ فرماتے ہیں کہ "ضعیف ہے، اس کی حدیث نہیں لکھی جاتی"۔ ایک اور مقام پر فرماتے ہیں: "کچھ بھی نہیں ہے۔" امام نسائیؒ فرماتے ہیں: "متروک الحدیث ہے۔" علامہ ابن حجر عسقلانیؒ فرماتے ہیں "متروک ہے"۔ علامہ ذہبیؒ فرماتے ہیں: "نسائیؒ اور ائمہ جرح و تعدیل کی ایک جماعت نے اس کو متروک بتایا ہے۔ امام احمدؒ اور ابوزرعہؒ کا قول ہے کہ "ضعیف ہے"۔ ابن حبانؒ فرماتے ہیں "فاحش الخطاء ہے"۔ امام عقیلیؒ فرماتے ہیں: "امام بخاریؒ کا قول ہے کہ منکر الحدیث ہے"، امام احمدؒ فرماتے ہیں کہ "حدیث میں قوی نہیں ہے، ضعیفُ الحدیث ہے"۔ امام ابن الجوزیؒ نے یحییٰؒ کا قول نقل کیا ہے کہ "اس کی حدیث کچھ بھی نہیں ہوتی"۔ ڈاکٹر عبدالمعطی امین قلعہ جی فرماتے ہیں کہ "اس کے متروک ہونے پر ائمہ جرح و تعدیل کا اجماع ہے۔ حدیث کے تمام نقاد نے اس کی تضعیف کی ہے، مجھے ایسا کوئی فرد نظر نہیں آتا کہ جس نے اس کی توثیق کی ہو"

"ابراہیم بن الفضل المخزومی" کے تفصیلی ترجمہ کے لیے تاریخ یحییٰ بن معینؒ، العلل لابن حنبلؒ، التاریخ الکبیر للبخاریؒ، التاریخ الصغیر البخاریؒ، المعرفۃ و التاریخ للبسویؒ، الضعفاء الکبیر للعقیلیؒ، الجرح و التعدیل لابن ابی حاتمؒ، المجروحین لابن حبانؒ، الکامل فی الضعفاء لابن عدیؒ، میزان الاعتدال للذہبیؒ، تہذیب التہذیب لابن حجرؒ، تقریب التہذیب لابن حجرؒ، الضعفاء و المترو کون للنسائیؒ، الضعفاء و المترو کون للدارقطنیؒ، اور المجموع فی الضعفاء والمترو کین للسیروان وغیرہ [19] ملاحظہ فرمائیں۔

اب ذیل میں اس باب میں وارد ہونے والی چند دیگر روایات اور ان کے طُرق کا علمی جائزہ پیش کیا جاتا ہے:

اس حدیث کو قضاعیؒ نے "مسند الشہاب" میں بطریق لیث عن ہشام بن سعد عن زید بن اسلم مرفوعاً روایت کیا ہے۔ اس میں یہ اضافی الفاظ موجود ہیں: "حیث ما وجد المومن ضالته

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فلیجمعها الیہ" عسکریؒ کی ایک دوسری حدیث بطریق عنبسہ بن عبدالرحمٰن عن شبیب بن بشیر عن انس مرفوعاً بھی مروی ہے جو اس طرح ہے: "العلم ضالة المؤمن حیث وجدہ أخذہ" قضاعیؒ اور عسکریؒ کی ایک اور روایت ان الفاظ کے ساتھ بھی مروی ہے: "کلمة الحکمة ضالة کل حکیم فاذا وجدھا فھو احق بھا" ——— ابن عساکرؒ، ابن لالؒ اور دیلمیؒ وغیرہ نے بطریق عبدالوھاب عن مجاہد عن علی مرفوعاً اس طرح بھی روایت کی ہے: "ضالة المؤمن العلم کلما قید حدیثا طلب الیہ آخر" دیلمیؒ نے اپنی "مسند" [۲۰] میں اور عفیف الدین ابوالمعالیؒ نے "فضل العلم" [۲۱] میں ابراہیم بن ھانی عن عمرو بن حکام عن بکر عن زیاد بن ابی حسان عن انسؓ کے مرفوع طریق سے ایک اور حدیث اس طرح روایت کی ہے:

"احسبوا علی المؤمنین ضالتھم قالوا: وما ضالة المؤمنین؟ قال: العلم"

اس باب میں دیلمیؒ کی ایک اور حدیث جو حضرت ابن عباسؓ سے مروی ہے، اس طرح ہے: " نعم الفائدة الکلمة من الحکمة یسمعھا الرجل فیھدیھا لاخیہ" دیلمیؒ نے اس باب میں ابن عمرؓ سے بھی ایک حدیث روایت کی، جو اس طرح ہے: "خذ الحکمة ولا یضرك من أی وعاء خرجت"

ان تمام روایات میں سے قضاعیؒ کی زید بن اسلم والی مرفوع حدیث کے متعلق علامہ سخاوی اور علامہ عجلونیؒ فرماتے ہیں کہ "یہ روایت مرسل ہے" [۲۲] لیکن اس میں صرف راوی "زید بن اسلم" (جو کثرت سے ارسال کرتے ہیں) [۲۳] کی موجودگی ہی اکیلی علت نہیں ہے بلکہ اس کے علاوہ دو مزید مجروح راوی بھی اس کی سند میں موجود ہیں، یعنی لیث بن ابی سلیم الکوفی اور ہشام بن سعد۔

"لیث بن ابی سلیم الکوفی" جن سے صحاح اور سُنن وغیرہ میں مرویات موجود ہیں، کی نسبت امام نسائیؒ فرماتے ہیں کہ "ضعیف ہے۔" امام ابن حجر عسقلانیؒ کا قول ہے کہ "صدوق تھے مگر آخر عمر میں اختلاط کرنے لگے تھے اور اپنی احادیث میں تمیز کرنے کی صلاحیت کھو بیٹھے تھے۔" امام احمدؒ فرماتے ہیں: "مضطرب الحدیث تھے لیکن لوگ ان سے روایت کرتے ہیں۔" امام ذہبیؒ فرماتے ہیں: "یحییٰ اور نسائی نے اسے ضعیف کہا ہے لیکن ابن معینؒ کا قول ہے کہ اس میں کوئی حرج نہیں" ابن حبانؒ بیان کرتے ہیں کہ "آخر عمر میں اختلاط کرتے تھے" امام عقیلیؒ فرماتے ہیں کہ "ابن عیینہ، لیث بن ابی سلیم کی تضعیف کیا کرتے تھے...... یحییٰ بن سعید القطان، لیث سے کوئی

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

روایت بیان نہیں کرتے تھے۔" لیث بن ابی سلیم کے تفصیلی ترجمہ کے لیے ملاحظہ فرمائیں: "الضعفاء والمتروکون للنسائیؒ"، تاریخ یحییٰ بن معینؒ"، التاریخ الکبیر للبخاریؒ"، الضعفاء الکبیر للعقیلیؒ"، الجرح و التعدیل لابن ابی حاتمؒ"، المجروحین لابن حبانؒ"، الکامل فی الضعفاء لابن عدیؒ"، میزان الاعتدال للذہبیؒ"، تہذیب التہذیب لابن حجرؒ"، تقریب التہذیب لابن حجراور المجموع فی الضعفاء و المتروکین للسیروان وغیرہ[۲۴]

اس طریق کا دوسرا مجروح راوی "ہشام بن سعد ابو عباد المدنی" ہے جس کی نسبت امام نسائیؒ فرماتے ہیں: "ضعیف تھے۔" امام نسائیؒ کا ایک اور قول ہے کہ "قوی نہ تھے" ابن حجر عسقلانیؒ فرماتے ہیں: "صدوق ہے لیکن اس کو وہم رہتا ہے۔ اس پر تشیع کا الزام بھی ہے۔" امام ذہبیؒ فرماتے ہیں: "امام احمدؒ کا قول ہے کہ حافظ حدیث نہ تھے، یحییٰ القطانؒ ان سے کوئی روایت بیان نہیں کرتے تھے۔" امام احمدؒ کا ایک قول یہ بھی ہے کہ "وہ محکم الحدیث نہ تھے۔" ابن معینؒ فرماتے ہیں کہ "نہ قوی تھے اور نہ ہی متروک" ابن عدیؒ کا قول ہے کہ ضُعف کے باوجود ان کی حدیث لکھی جاتی ہے۔" "ہشام بن سعد" کے تفصیلی ترجمہ کے لیے الضعفاء والمتروکون للنسائیؒ"، الضعفاء الکبیر للعقیلیؒ"، التاریخ الکبیر للبخاریؒ"، الجرح والتعدیل لابن ابی حاتمؒ"، المجروحین لابن حبانؒ"، الکامل فی الضعفاء لابن عدیؒ"، میزان الاعتدال للذہبیؒ"، تقریب التہذیب لابن حجرؒ"، اور المجموع فی الضعفاء والمتروکین للسیروان وغیرہ[۲۵] ملاحظہ فرمائیں۔

عسکریؒ کے ثانی الذکر طریق میں ایک مجروح راوی "عنبسۃ بن عبدالرحمٰن" ہے، جسے امام نسائیؒ اور امام ابن حجر عسقلانیؒ نے "متروک الحدیث" بتایا ہے۔ ابو حاتم الرازیؒ نے اس کو "وضع حدیث" کے لئے متہم کیا ہے۔ امام بخاریؒ نے اسے "ترک" کیا ہے۔ علامہ ذہبیؒ فرماتے ہیں: "امام ترمذیؒ، امام بخاریؒ سے نقل کرتے ہیں کہ وہ ذاھبُ الحدیث تھا" امام عقیلیؒ فرماتے ہیں: "یحییؒ کا قول ہے کہ وہ ضعیف تھا۔" عنبسۃ بن عبدالرحمٰن کے تفصیلی ترجمہ کے لئے تاریخ یحییٰ بن معینؒ"، التاریخ الکبیر للبخاریؒ"، التاریخ الصغیر للبخاریؒ"، الضعفاء الصغیر للبخاریؒ"، الضعفاء و المتروکون للنسائیؒ"، الضعفاء والمتروکون للدارقطنیؒ"، المعرفۃ والتاریخ للبسویؒ"، الضعفاء الکبیر للعقیلیؒ" المجروحین لابن حبانؒ"، الجرح و التعدیل لابن ابی حاتمؒ"، کامل فی الضعفاء لابن عدیؒ"، میزان الاعتدال للذہبیؒ"، المجموع فی الضعفاء والمتروکین للسیروان، تہذیب التہذیب لابن حجرؒ"، اور تقریب التہذیب لابن حجرؒ"، وغیرہ[۲۶] مطالعہ فرمائیں۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اب دیلمی ؒ کی احادیث پر ناقدانہ بحث پیش کی جاتی ہے:

دیلمی ؒ کی اول الذکر (یعنی حضرت علیؓ کی مرفوع) حدیث کی سند میں عبدالوھاب، حضرت مجاہد بن جبر یعنی اپنے والد سے روایت کرتا ہے، حالانکہ اس کا حضرت مجاہد سے سماع نہیں ہے، امام بخاری ؒ اور وکیع ؒ وغیرہ نے اس امر کی تصریح کی ہے۔ امام نسائی اس کی نسبت فرماتے ہیں: "متروکُ الحدیث ہے۔" امام ذہبی ؒ فرماتے ہیں: "یحییٰ کا قول ہے کہ اس کی حدیث نہیں لکھی جاتی۔ عثمان بن سعید یحییٰ ؒ کا قول نقل کرتے ہیں کہ وہ کچھ بھی نہیں ہے۔ امام احمد ؒ بھی فرماتے ہیں کہ وہ کچھ بھی نہیں ضعیفُ الحدیث ہے۔" ابن عدی ؒ فرماتے ہیں کہ "جو کچھ وہ روایت کرتا ہے عموماً اس کی متابعت نہیں ہوا کرتی۔" عبدالوھاب بن مجاہد بن جبر کے تفصیلی ترجمہ کے لیے ملاحظہ فرمائیں: الضعفاء الکبیر للبخاری ؒ، الضعفاء و المتروکون للنسائی ؒ، الکامل فی الضعفاء لابن عدی ؒ، الضعفاء و المتروکون للدارقطنی ؒ، میزان الاعتدال للذہبی ؒ، تہذیب التہذیب لابن حجر ؒ، اور المجموع فی الضعفاء والمتروکین للسیروان وغیرہ [۲۷]

حضرت علیؓ کی اس مرفوع حدیث کی تخریج ابن عساکر ؒ نے بھی کی ہے جس کے متعلق علامہ سید ابو الوزیر احمد حسن محدث دہلوی ؒ (م ۱۳۳۸ھ) فرماتے ہیں: "اس باب میں ابن عساکر نے بھی حضرت علیؓ سے باسناد حسن روایت کی ہے" [۲۸] اور علامہ عبدالرحمٰن مبارکپوری ؒ فرماتے ہیں: "اور ابن عساکر ؒ نے بھی حضرت علیؓ سے اس کی تخریج کی ہے جیسا کہ الجامع الصغیر میں مذکور ہے۔" علامہ مناوی ؒ فرماتے ہیں کہ "یہ حدیث باسناد حسن مروی ہے" [۲۹] حالانکہ یہ حدیث سنداً "ضعیف" ہے جیسا کہ اوپر واضح کیا جاچکا ہے۔ غالباً صاحبانِ تنقیح الرواۃ و تحفۃ الاحوذی رحمہم اللہ کو علامہ مناوی ؒ کے قول سے وہم ہوا ہے۔ حضرت علیؓ کے طریق سے وارد ہونے والی اس حدیث کو علامہ شیخ محمد ناصرالدین الالبانی حفظہ اللہ نے "ضعیفُ الجامع الصغیر و زیادتہ" میں وارد کیا ہے۔

دیلمی ؒ اور عفیف الدین ابوالمعالی ؒ کی روایت کردہ حدیث "ضعیف" نہیں بلکہ اصلاً "موضوع" ہے۔ اس روایت کو امام سیوطی ؒ نے اپنی "جامع" اور "ذیل الاحادیث الموضوعۃ" [۳۰] ابن النجار ؒ نے اپنی "تاریخ" میں اور علامہ شیخ محمد ناصرالدین الالبانی نے "سلسلۃ الاحادیث الضعیفۃ والموضوعۃ" [۳۱] میں وارد کیا ہے۔ اس کی سند میں ابراہیم بن ھانی "مجہول" راوی ہے اور اگلے تین راوی (جو درج ذیل ہیں) انتہائی مجروح بلکہ "متروک" ہیں۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(۱) "زیاد بن ابی حسان البصری" جس کی نسبت امام حاکمؒ اور نقاشؒ کا قول ہے کہ "وہ حضرت انسؓ وغیرہ سے موضوع احادیث بیان کرتا ہے" امام ذہبیؒ فرماتے ہیں: "شعبہؒ نے اس پر شدید جرح کی اور اس کی تکذیب کی ہے۔ دارقطنیؒ نے اسے متروک قرار دیا ہے" ابو حاتم الرازیؒ وغیرہ نے کہا کہ "اس کے ساتھ کوئی حجت نہیں ہے۔" ابن ابی حسان کے تفصیلی ترجمہ کے لیے التاریخ الکبیر للبخاریؒ، التاریخ الصغیر للبخاریؒ، الضعفاء الصغیر للبخاریؒ، الضعفاء والمتروکون للدارقطنیؒ، الجرح والتعدیل لابن ابی حاتمؒ، المجروحین لابن حبانؒ، الکامل فی الضعفاء لابن عدیؒ، میزان الاعتدال للذہبیؒ، لسان المیزان لابن حجرؒ، اور المجموع فی الضعفاء والمتروکین [۳۲] وغیرہ کا مطالعہ فرمائیں۔

(۲) اس سند کا دوسرا مجروح راوی "بکر بن خنیس القاضی" ہے جس کو امام نسائیؒ نے "ضعیف" گرواناہے، دارقطنیؒ، نے "متروک" قرار دیا ہے۔ ابن حبانؒ، فرماتے ہیں: "اہل بصرہ اور اہل کوفہ سے اشیائے موضوعہ روایت کرتا ہے۔" امام ذہبیؒ فرماتے ہیں: "ابن معینؒ کا ایک قول ہے کہ کچھ بھی نہیں ہے۔ دوسرا قول ہے کہ ضعیف ہے اور تیسرا قول ہے کہ اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔" ابو حاتمؒ کا قول ہے کہ "صالح ہے لیکن قوی نہیں ہے۔" ابن خنیس القاضی کے تفصیلی ترجمہ کے لیے تاریخ یحیٰی بن معینؒ، التاریخ الکبیر للبخاریؒ، المعرفہ و التاریخ للبسویؒ، الضعفاء الکبیر للعقیلیؒ، الجرح والتعدیل لابن ابی حاتمؒ، المجروحین لابن حبانؒ، الکامل فی الضعفاء لابن عدیؒ، الضعفاء والمتروکون للدارقطنیؒ، الضعفاء والمتروکون للنسائیؒ، میزان الاعتدال للذہبیؒ، المغنی فی الضعفاء للذہبیؒ، اور مجموع فی الضعفاء و المتروکین للسیروان وغیرہ کی طرف [۳۳] رجوع فرمائیں۔

(۳) اس سند کا تیسرا مجروح راوی "عمرو بن حکام" ہے لیکن مذکورہ بالا دونوں راوی ہی اصلاً اس روایت کی آفت ہیں۔ عمرو بن حکام کو امام نسائیؒ نے "متروک الحدیث" کہا اور امام بخاریؒ، نے اس کی "تضعیف" کی ہے۔ امام احمدؒ نے بھی اس کی حدیث کو "ترک" کیا ہے۔ ابن عدیؒ بیان کرتے ہیں کہ "عموماً وہ جو کچھ روایت کرتا ہے، اس میں متابعت نہیں ہوتی، لیکن باوجود ضعف کے اس کی حدیث لکھی جاتی ہے۔ امام ذہبیؒ نے "میزان" میں اس سے مروی چند منکر روایات بطور نمونہ نقل فرمائی ہیں۔ عمرو بن حکام کے تفصیلی ترجمہ کے لئے التاریخ الکبیر للبخاریؒ، الضعفاء الکبیر للعقیلیؒ، الجرح والتعدیل لابن ابی حاتمؒ، المجروحین لابن حبانؒ، الکامل فی الضعفاء لابن

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عدیؒ"، الضعفاء والمتروکون للنسائیؒ"، الضعفاء الصغیر للبخاریؒ"، میزان الاعتدال للذہبیؒ"، اور المجموع فی الضعفاء والمترو کین للسیروان (۳۴) وغیرہ ملاحظہ فرمائیں۔

علامہ مناویؒ اس حدیث پر تعقب فرماتے ہوئے لکھتے ہیں:

"اس کی سند میں ابراہیم بن ھانی ہے، جسے امام ذہبیؒ نے "الضعفاء" میں وارد کیا ہے اور کہا ہے کہ مجہول ہے اور باطل روایات ہے۔ یہ ایک دوسرے راوی عمرو بن حکام سے روایت کرتا ہے، جسے امام احمدؒ اور نسائیؒ نے ترک کیا ہے اور عمرو بن حکام بکر بن خنیس سے روایت کرتا ہے جسے دارقطنیؒ نے متروک بتایا ہے۔ اور وہ زیاد بن حسان سے روایت کرتا ہے، اور اسے بھی ترک کیا گیا ہے"

تعجب تو علامہ جلال الدین السیوطیؒ پر ہوتا ہے کہ جنہوں نے دیلمیؒ کی اس حدیث کو اس کی سند کی تحقیق کے بغیر نہ صرف قبول کیا بلکہ اسے اپنی "الجامع" میں وارد کیا ہے اور پھر طرفہ تماشہ یہ کہ اسی روایت کو اپنی "ذیل الاحادیث الموضوعۃ" میں بھی لکھ ڈالا ہے۔

دیلمیؒ کی آخری دونوں روایتیں چونکہ بلا سند مروی ہیں، للذا از روئے اصول حدیث کے معیار کی تحقیق ممکن نہیں ہے۔ البتہ حضرت عبداللہ بن عمرؓ والی آخری حدیث کے مشابہ ایک قول حضرت علیؓ سے موقوفاً بھی مروی ہے جیساکہ علامہ سخاویؒ اور علامہ عجلونیؒ وغیرہ نے بصراحت بیان کیا ہے (۳۵)

پس ثابت ہوا کہ یہ حدیث رسول اللہ ﷺ سے ہرگز ثابت نہیں ہوئی، اس کے جملہ طُرق انتہائی " ضعیف" اور قطعاً غیر معتبر ہیں۔ البتہ ایسا ممکن ہے کہ علم و حکمت کے حصول کی طرف رغبت دلانے کے لیے یہ حکیمانہ قول ہمارے اسلاف و حکماء میں سے بعض کا ہو۔ علامہ سخاویؒ اور علامہ عجلونیؒ نے اس سلسلہ میں اسلاف رحمہم اللہ کے کچھ اقوال بھی نقل کئے ہیں، جو راقم کی اس رائے کے لئے شاہد و مؤید ہیں۔ ان میں سے کچھ اقوال اس طرح ہیں: عسکریؒ نے سلیمان بن معاذ عن عکرمہ عن ابن عباس کے طریق سے حضرت ابن عباسؓ کا یہ قول روایت کیا ہے: "خذوا الحکمة ممن سمعتموها فانه قد یقول الحکمة غیر الحکیم و تکون الرمیة من غیر رام" بیہقی نے "المدخل" میں یہی قول عکرمہ کی جانب منسوب کرتے ہوئے بطریق ابو نعیم حدثنا الحسن بن صالح عن عکرمہ روایت کی ہے: " خذ الحکمة ممن سمعت فان الرجل یتکلم بالحکمة ولیس بحکیم فتکون کالرمیة خرجت من غیر رام" بیہقی نے سعید بن

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ابی بردۃ کا یہ قول بھی نقل کیا ہے: "الحکمۃ ضالۃ المؤمن یأخذھا حیث وجدھا" اور بیہقیؒ عبدالعزیز بن ابی رواد کے حوالہ سے عبداللہ بن عبید بن عمیر کا یہ قول بھی نقل فرماتے ہیں: "العلم ضالة المؤمن يغدو في طلبها فان اصاب منها شيئا حواه حتى يضم اليه غيره" خود عسکری کا قول ہے: "أراد ﷺ ان الحكيم يطلب الحكمة ابدًا وينشدها فهو بمنزلة المضل ناقته يطلبها" وغیرہ (۳۶)

علامہ ملا علی القاری حنفیؒ نے بھی اپنی "الاسرار المرفوعة في الاخبار الموضوعة المعروف بالموضوعات الكبرىٰ" میں اس حدیث کو وارد کرنے کے بعد اشارہ فرمایا ہے کہ "یہ بعض سلف کا کلام ہے" (۳۷)

اگرچہ اسلاف رحمہم اللہ کے مندرجہ بالا اقوال میں سے بھی اکثر سنداً معیار صحت پر بہت زیادہ پختہ اور قوی ثابت نہیں ہوتے لیکن رسول اللہ ﷺ کی جانب کسی غیر مستند قول یا فعل کو منسوب کیا جانا بدرجہا مہلک ہے، بہ نسبت اس بات کے کہ سلف صالحین سے آنے والی کوئی غیر قوی خبر بیان کردی جائے لیکن اسے شرعی دلیل کے طور پر نہ اپنایا جائے۔ واللہ اعلم

وآخر دعوانا ان الحمد لله رب العلمين والصلوة والسلام على رسوله الكريم

حوالہ جات

۱۔ ماہنامہ تہذیب الاخلاق علی گڑھ ج ۷، عدد ۵، بمطابق ماہ مئی ۱۹۸۸ء، ص ۲۹ ——— ۲۔ سہ ماہی مجلہ جامعہ ابراہیمیہ سیالکوٹ عدد نمبر ۱۱، ۱۲ بمطابق ماہ جمادی الاخریٰ تا رمضان ۱۴۰۶ھ ص ۴۲-۵۶ وعدد ۱۳ بمطابق ماہ ذوالحجہ ۱۴۰۶ھ تا محرم ۱۴۰۷ ص ۲۶-۳۸ ——— ۳۔ ماہنامہ محدث لاہور ج ۱۸ عدد ۱۰، بمطابق جون ۱۹۸۸ء، ص ۴۱-۶۰ ——— ۴۔ جامع الترمذیؒ مع تحفۃ الاحوذی ج ۳ ص ۳۸۲-۳۸۳ طبع دہلی و ملتان ——— ۵۔ سنن ابن ماجہ ص ۳۱۷، حدیث ۴۱۶۹ ——— ۶۔ مشکوۃ المصابیح مع تنقیح الرواۃ: ج ۱، ص ۴۹، طبع لاہور ——— ۷۔ المقاصد الحسنۃ للسخاویؒ ص ۱۹۱-۱۹۲ ——— ۸۔ العلل المتناہیۃ لابن الجوزیؒ ج ۱ ص ۸۸ ——— ۹۔ الاسرار المرفوعۃ للقاریؒ ص ۱۸۶ ——— ۱۰۔ کشف الخفاء للعجلونی ج ۱، ص ۴۳۵ ——— ۱۱۔ أسنی المطالب للحوتؒ ص ۱۳۳ ——— ۱۲۔ تمیز الطیب الخبیث للشیبانیؒ ص ۱۳۸ ——— ۱۳۔ المجروحین لابن حبانؒ ج ۱ ص ۱۰۵ ——— ۱۴۔ الضعفاء الکبیر للعقیلیؒ ج ۱، ص ۶۱ ——— ۱۵۔ الدرر المنتثرۃ للسیوطیؒ ص ۱۹۴ ——— ۱۶۔ خطیب تبریزیؒ نے "مشکوۃ" میں ترمذیؒ اور ابن ماجہؒ والی حضرت ابوہریرۃؓ کی روایت میں "المؤمن" کے بجائے "الحکیم" لکھا ہے حالانکہ

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ترمذی" میں "المؤمن کے الفاظ ہی مروی ہیں۔ (مشکوۃ مع تنقیح الرواۃ ج۱ ص۴۹) علامہ سخاوی" نے ترمذی کی روایت کے الفاظ اس طرح نقل کئے ہیں: الکلمة الحکیمة الخ (المقاصد الحسنة ص ۱۹۲) حالانکہ اصل عبارت میں لفظ "الحکیمة" کے بجائے "الحکمة" موجود ہے (جامع ترمذی مع تحفة : ج ۳، ص ۳۸۲ ——— ۱۷۔ جامع ترمذی مع تحفة الاحوذی: ج ۳، ص ۳۸۲-۳۸۳ ——— ۱۸۔ العلل المتناهیة لابن الجوزی ج ۱ ص ۸۸ ——— ۱۹۔ تاریخ یحیٰی بن معین" ج ۳ ص ۱۶۱، العلل لابن حنبل" ج ۱ ص ۴۰۳، التاریخ الکبیر للبخاری ج ۱ ص ۳۱۱، التاریخ الصغیر للبخاری" ج ۲ ص ۹۶، المعرفة و التاریخ للبسوی" ج ۳ ص ۴۴، الضعفاء الکبیر للعقیلی" ج ۱ ص ۶۰-۶۱، الجرح و التعدیل لابن ابی حاتم" ، ج ۱ ص ۱۳۳، المجروحین لابن حبان" ج ۱ ص ۱۰۴، الکامل فی الضعفاء لابن عدی" ج ۱ ترجمہ ۲۳۱، میزان الاعتدال للذهبی" ج ۱ ص ۵۲، تہذیب التہذیب لابن حجر" ج ۱ ص ۱۵۱، تقریب التہذیب لابن حجر" ج ۱ ص ۴۱، الضعفاء و المتروکون للنسائی" ترجمہ ۴، الضعفاء و المتروکون للدارقطنی" ترجمہ ۱، المجموع فی الضعفاء و المتروکین للسیروان ص ۴۲، ۲۶۷ ——— ۲۰۔ مسند دیلمی" ج ۱ ص ۲۰ ——— ۲۱۔ فضل العلم لابی المعالی" ج ۱ ص ۱۱۴ ——— ۲۲۔ المقاصد الحسنة للسخاوی" ص ۹۲ و کشف الخفاء للعجلونی" ج ۱ ص ۴۳۵ ——— ۲۳۔ کذا فی التقریب تہذیب لابن حجر" ج ۱ ص ۲۷۲ ——— ۲۴۔ الضعفاء و المتروکون للنسائی" ترجمہ ۵۱۱، تاریخ یحیٰی بن معین" ج ۲ ص ۵۰۱-۵۰۲، التاریخ الکبیر للبخاری" ج ۴ ص ۲۴۶، الضعفاء الکبیر للعقیلی" ج ۴ ص ۱۴، الجرح و التعدیل لابن ابی حاتم" ج ۳ ص ۱۷۷، المجروحین لابن حبان" ج ۲ ص ۲۳۱، الکامل فی الضعفاء لابن عدی" ج ۶ ترجمہ ۲۱۰۵، میزان الاعتدال للذهبی" ج ۳ ص ۴۲۰، تہذیب التہذیب لابن حجر" ج ۸ ص ۴۶۵، تقریب التہذیب لابن حجر" ج ۲ ص ۱۳۸، المجموع فی الضعفاء و المتروکین للسیروان ص ۱۹۹ ——— ۲۵۔ الضعفاء و المتروکون للنسائی" ترجمہ ۶۱۱، الضعفاء الکبیر للعقیلی" ج ۴ ص ۳۴۱، التاریخ الکبیر للبخاری" ج ۳ ص ۲۰۰، الجرح و التعدیل لابن ابی حاتم" ج ۹ ص ۶۱، المجروحین لابن حبان" ج ۳ ص ۸۹، الکامل فی الضعفاء لابن عدی" ج ۷ ترجمہ ۲۵۶۶، میزان الاعتدال للذهبی" ج ۴ ص ۲۹۸، تقریب التہذیب لابن حجر" ج ۲ ص ۳۱۸، المجموع فی الضعفاء و المتروکین للسیروان ص ۲۳۴ ——— ۲۶۔ تاریخ یحیٰی بن معین" ج ۴ ص ۱۴۴، التاریخ الکبیر للبخاری" ج ۴ ص ۳۹، التاریخ الصغیر للبخاری" ج ۲ ص ۲۶۲-۲۶۳، الضعفاء الصغیر للبخاری" ترجمہ ۲۸۷، الضعفاء والمتروکون للدارقطنی" ترجمہ ۲۱۴، الضعفاء والمترکون للنسائی" ترجمہ ۳۲۸، المعرفة والتاریخ للبسوی" ج ۲ ص ۴۴۸، الضعفاء الکبیر للعقیلی" ج ۳ ص ۳۶۷، المجروحین لابن حبان" ج ۲ ص ۱۷۸، الجرح والتعدیل لابن ابی حاتم" ج ۳ ص ۴۰۳، الکامل فی الضعفاء لابن عدی" ج ص ۵ ترجمہ ۱۹۰۰، میزان

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الاعتدال للذہبی" ج ۳ ص ۳۰۱، المجموع فی الضعفاء والمتروکین للسیروان ص ۱۶۹، ۳۵۱، ۴۷۱، تہذیب التہذیب لابن حجر" ج ۸ ص ۱۶۱، تقریب التہذیب لابن حجر" ج ۲ ص ۸۸ ـــــ ۲۷۔ الضعفاء الصغیر للبخاری" ترجمہ ۲۳۴، الضعفاء المتروکون للنسائی ترجمہ ۳۷۵، تاریخ یحییٰ بن معین ج ۳ ص ۳۲۵، سوٴ لات محمد بن عثمان ترجمہ ۱۲۵، التاریخ الکبیر للبخاری ج ۳ ص ۹۸، الضعفاء الکبیر للعقیلی" ج ۳ ص ۱۷، الجرح والتعدیل لابن حاتم" ج ۳ ص ۶۹، المجروحین لابن حبان ج ۲ ص ۱۴۶ الکامل فی الضعفاء لابن عدی" ج ۵ ترجمہ ۱۹۳۲، الضعفاء والمتروکون للدارقطنی" ترجمہ ۳۴۵، میزان الاعتدال للذہبی" ج ۲ ص ۶۸۲، تہذیب التہذیب لابن حجر" ج ۶ ص ۴۵۳، المجموع فی الضعفاء والمتروکین للسیروان ص ۱۵۳، ۳۳۹، ۴۶۱ ـــــ ۲۸۔ تنقیح الرواۃ ج ۱ ص ۴۹ ـــــ ۲۹۔ تحفۃ الاحوذی ج ۳ ص ۳۸۳ ـــــ ۳۰۔ ذیل الاحادیث الموضوعۃ للسیوطی" ص ۴۲ ـــــ ۳۱۔ سلسلۃ الاحادیث الضعیفۃ والموضوعۃ للالبانی ج ۲ ص ۲۲۴۔ ۲۲۵ ـــــ ۳۲۔ التاریخ الکبیر للبخاری" ج ۲ ص ۳۵۰، التاریخ الصغیر للبخاری" ج ۲ ص ۱۰۸، الضعفاء الصغیر للبخاری" ترجمہ ۱۲۳، الضعفاء والمتروکون للدارقطنی" ترجمہ ۲۳۵، الجرح والتعدیل لابن ابی حاتم" ج ۱ ص ۵۳۰، المجروحین لابن حبان" ج ۱ ص ۳۰۵، الکامل فی الضعفاء لابن عدی" ج ۳ ترجمہ ۱۰۵۱، میزان الاعتدال للذہبی" ج ۲ ص ۸۸، لسان المیزان لابن حجر" ج ۲ ص ۲۹۴، المجموع فی الضعفاء و المتروکین للسیروان ص ۳۱۴، ۴۳۷ ـــــ ۳۳۔ تاریخ یحییٰ بن معین" ج ۳ ص ۲۸۰، التاریخ الکبیر للبخاری" ج ۱ ص ۸۹، المعرفۃ والتاریخ للبسوی" ج ۳ ص ۳۵، الضعفاء الکبیر للعقیلی" ج ۱ ص ۱۴۸، الجرح والتعدیل لابن ابی حاتم" ج ۱ ص ۳۸۴، المجروحین لابن حبان" ج ۱ ص ۱۹۵، الکامل فی الضعفاء لابن عدی" ج ۲ ترجمہ ۴۵۸، الضعفاء والمتروکون للدارقطنی" ترجمہ ۱۲۸، الضعفاء والمتروکون للنسائی" ترجمہ ۸۴، میزان الاعتدال للذہبی" ج ۱ ص ۳۴۴، المغنی فی الضعفاء للذہبی" ج ۱ ص ۱۱۳ المجموع فی الضعفاء والمتروکین للسیروان ص ۶۶۔ ۲۹۰ ـــــ ۳۴۔ التاریخ الکبیر للبخاری" ج ۳ ص ۳۲۴، الضعفاء الکبیر للعقیلی" ج ۳ ص ۲۶۶، الجرح والتعدیل لابن ابی حاتم" ج ۳ ص ۲۲۷، المجروحین لابن حبان" ج ۲ ص ۸۰، الکامل فی الضعفاء لابن عدی" ج ۵ ترجمہ ۱۷۸۶، الضعفاء والمتروکون للنسائی" ترجمہ ۴۴۸، الضعفاء الصغیر للبخاری" ترجمہ ۲۵۸، میزان الاعتدال للذہبی" ج ۳ ص ۲۵۴، المجموع فی الضعفاء والمتروکین للسیروان ص ۱۷۵، ۴۶۵۔ ـــــ ۳۵۔ المقاصد الحسنۃ للسخاوی" ص ۱۹۳ وکشف الخفاء للعجلونی" ج ۱ ص ۴۳۶ ـــــ ۳۶۔ ایضاً ـــــ ۳۷۔ الاسرار المرفوعۃ فی الاخبار الموضوعۃ للقاری" ص ۱۸۶

○ ○ ○

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ